



## سوال

(205) حج کے لیے جمع شدہ رقم سے زکوٰۃ دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے حج کے لیے حکومت کی حج سیکم میں رقم جمع کرائی تھی۔ قرعہ اندازی میں میرا نام نہیں آیا جس کی وجہ سے میری رقم مجھے واپس مل گئی ہے، اب کیا مجھے اس سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے یا نہیں، قرآن و حدیث کی روشنی میں فتویٰ درکار ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰۃ، دین اسلام کا تیسرا رکن ہے، صاحب استطاعت انسان پر زکوٰۃ فرض ہے، فرضیت زکوٰۃ کی تین شرائط حسب ذیل ہیں:

وہ رقم ضروریات سے زائد ہو۔ اگر کوئی ضرورت کے لیے ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

وہ رقم نصاب کو پہنچ جائے، اگر نصاب سے کم سرمایہ ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں ہے زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولے (۸۵ گرام) سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی ہے۔

اس زائد ضرورت رقم پر سال گزر جائے۔ سال سے پہلے پہلے کسی قسم کی رقم پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ صورت مسئلہ میں سائل نے وہ رقم حج کے لیے رکھی تھی بلکہ وہ حکومت کی حج سیکم میں جمع کرا دی تھی، اب اگر قرعہ اندازی میں نام نہیں نکلا تو اس سے ضرورت ختم نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کا مصرف بدستور قائم ہے کہ اسے حج کے لیے استعمال کرنا ہے، اس لیے حج کے لیے مختص کی جانے والی رقم میں زکوٰۃ نہیں ہے ہاں اگر کوئی اس سے زکوٰۃ دینا چاہے تو اس کا رنجیر پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ (وا اعلم)

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 194



## محدث فتویٰ